© rasailojaraid.com

کیا جنابِ رسالتمآب صلّی اللہ علیہ وسلم کی پانچ بیویاں (معاذ اللہ) اعزازی تھیں؟

از قلم : ڈاکٹر محمد حمید اللہ (مقیم پیرس)

عالمِ اسلام کے ممتاز محقق ڈاکٹر محمد حمید اللہ آف پیرس کے ایک مضمون پر پروفیسر عبد الرحیم ریحانی صاحب کا تبصرہ الشریعۃ کے گزشتہ سے پیوستہ شمارہ میں شائع کیا گیا تھا جس کے جواب میں ڈاکٹر صاحب موصوف نے مندرجہ ذیل مکتوب ارسال فرمایا ہے اس پر مولانا قاضی محمد رویس خان ایوبی کا محققانہ تبصرہ آئندہ شمارہ میں ملاحظہ فرمائیں۔ (ادارہ)

باسمہ تعالیٰ۔ حامداً ومصلیاً۔

محترم جناب ایڈیٹر صاحب۔ ماہنامہ "الشریعۃ"، گوجرانوالہ

سلام مسنون ورحمۃ اللہ وبرکاتہ،

آپ کے مؤقر لیکن نئے رسالے سے میں ناحال بے خبر تھا، میں آپ کا تہ دل سے شکر گزار ہوں کہ اس کی جلد دوم شمارہ اوّل کو چھپتے ہی آپ نے مجھے بھیجا ورنہ میں اس دور دراز ملک میں اس سے ناواقف ہی رہتا جب کہ اس میں میرے ایک مضمون کی نزدید کی گئی ہے جو اسلام آباد کے عربی رسالے الدراسات الاسلامیہ میں چھپا تھا۔ آپ کے مقالہ نگار عبد الرحیم ریحانی صاحب نے " ازواج مطہراتؓ " کی مسلمہ حیثیت ..... حمید اللہ کی ایک غیر تحقیقی لغزش " کے عنوان اور " نہایت غیر تحقیقی، فرسودہ اور گمراہ کن " کی تمہید کے ساتھ اردو میں لکھ کر میری عزت افزائی فرمائی ہے اگر وہ اسے عربی میں لکھ کر الدراسات الاسلامیہ ہی میں چھپواتے تو اچھا ہوتا۔ آپ کے ہاں انہوں نے میرا ایک ادھورا اقتباس دیا ہے اس کا ترجمہ تک نہیں۔ اس سے چند ہی سطر آگے (صفحہ ۱۳، سطر ۱۳)، میری طرف یہ منسوب کیا ہے:

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

کہ آیتہٗ لا یحل لک النساء الخ میں من بعد سے پچھلے نکاحوں کی تنسیخ کا مفہوم نکال رہا ہوں یہ صحیح نہیں۔

اجازت ہو تو آپ کے قارئین سے مختصراً عرض کروں کہ میں ان سے کیوں متفق نہیں ہوں؟ قرآن مجید کی سورۃ النساء آیت ۳ میں فرمانِ الٰہی ہے کہ مسلمان دو دو، تین تین، چار چار عورتوں سے نکاح کر سکتے ہیں لیکن اگر خوف ہو کہ عدل نہ کر سکیں گے تو صرف ایک پر اکتفا کریں۔ قرآن مجید (سورہ ۶۱، آیت ۲ تا ۳) میں سخت الفاظ میں یہ بھی تنبیہ کی گئی ہے کہ "تم وہ کیوں کہتے ہو جس پر تم خود عمل نہیں کرتے؟ یہ اللہ کے ہاں بہت بری اور ناپسندیدہ بات ہوتی ہے کہ وہ کہو جس پر عمل نہ کرو" اس کے باوجود تاریخ شاہد ہے کہ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بہت سی شادیاں فرمائیں اور وفات پر گھر میں نو بیویاں چھوڑیں، خاص کر اس لیے بھی کہ تحدید تعدادِ زوجات کی آیت کے نزول پر زمانہ ماقبل اسلام کی آزادی کے باعث جن صحابہ کرام کے ہاں چار سے زیادہ بیویاں تھیں ان کو رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے صریح اور قطعی حکم دیا کہ چار تک رکھ کر باقی کو طلاق دے دیں، مزید براں قرآن مجید (۳۳/ ۵۲) میں رسول اللہ کو مخاطب کر کے یہ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔ کہ "تجھے حلال نہیں کہ اس کے بعد کوئی نیا نکاح کرے یا بیویوں کو بدلے، چاہے ان کا حسن و جمال تجھے لبھائے، بجز ان لونڈیوں کے جو تیری ملکیت میں ہوں"۔

اس کے باوجود صاحب مقالہ نہ صرف یہ بیان کرتے ہیں کہ تحدید زوجات کی آیت کے بعد بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شادیاں فرماتے رہے (حالانکہ عدم نکاح جدید کا حکم عام مسلمانوں کے لیے نہیں کہ خصائص نبوی کہہ کر اسے ختم کر دیں) حتیٰ کہ حضرت میمونہؓ کو (ص۱ پر) جنگی مالِ غنیمت میں حاصل شدہ لونڈی قرار دیا ہے جو محض بے بنیاد ہے۔

میں نے انہیں گتھیوں سے بحث کی ہے اور ہمارے بہترین مفسرین محدثین اور مورخین کے حوالے سے ان کو حل کرنے کی کوشش کی ہے طبری نے ابو رزین کا بار بار حوالہ دیا ہے لیکن ان کی کتاب بدقسمتی سے اب ناپید سی ہے۔ ان سب کا خلاصہ عرض کرتا ہوں، ناظرین الشریعۃ کی خدمت میں پیش فرما سکیں تو ممنون اور شکر گزار ہوں گا۔

لیکن پہلے یہ عرض کرتا چلوں کہ تحدید زوجات کا اوّلین حکم سورہ نساء میں ہے تلاوت کے لیے تو قرآن مجید میں یہ چوتھی سورہ ہے لیکن نزول کی تاریخ کے لحاظ سے یہ قرآن کی

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

۱۱۴ سورتوں میں نمبر ۹۲ پر ہے، اس حکم کے بعد پیش آمدہ بعض چیزوں کا ذکر سورہ (۳۳) میں ہے جو نزول کے لحاظ سے نمبر (۹۰) ہے اس کی آیتوں کو سورہ نساء میں درج کرنے کی جگہ سورہ احزاب میں داخل کیا گیا ہے، اس کی وجہ یہ ہے کہ قرآن مجید کی تدوین رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یوں نہ فرمائی کہ پہلے نازل شدہ آیت پہلے آئے بلکہ الہام ربانی پر مبنی ایک اور خاص ترتیب کو ملحوظ رکھا گیا ہے حتیٰ کہ یہ بھی ضروری نہیں کہ کسی سورے کے اندر کی ابتدائی آیتیں پہلے نازل ہوئی ہوں اور بعد کی آیتیں بعد میں۔ مندرجہ بالا وضاحت میں ناظرین نے دیکھا ہوگا کہ ترتیب نزولی کے سورہ نمبر (۹۲) کو سورہ نمبر (۹۰) سے پہلے ہونا چاہیئے تھا ناظرین اس سے پریشان نہ ہوں۔ قدیم ہی سے مدققین و محققین اس سے واقف رہے اور بہ آسانی اس سے نبٹتے رہے ہیں۔

سب سے قدیم مورخ ابن حبیب (فوت ۲۴۵ھ) نے اپنی کتاب المحبّر صفحہ (۹۲) میں لکھا ہے کہ "رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارادہ فرمایا کہ اپنی بعض بیویوں سے مفارقت فرمالیں تو ان بیویوں نے کہا یا رسول اللہ! ہم سے مفارقت نہ فرمایئے اور ہم کو اپنی ذات اور اپنے مال سے جو آپ مناسب سمجھیں دیں۔ پھر اللہ نے (سورہ ۳۳۔ آیت ۵۱ الخ) کو نازل فرمایا: تو ان میں سے جن کو چاہتا ہے الگ کر دیتا ہے اور جن کو چاہتا ہے اپنے ساتھ رکھتا ہے (اور پھر جس کو الگ کر دیا ہے اس کی رغبت کرتا ہے تو اس میں تجھ پر کوئی مضائقہ نہیں تو یہ اس لیے کرتا ہے کہ ان کی آنکھیں ٹھنڈی رہیں اور وہ غمگیں نہ ہو جائیں اور جو کچھ بھی تو اُن کو دیتا ہے اس پر وہ راضی رہیں ..... تیرے لیے حلال نہیں کہ تو اب نئی عورتوں سے نکاح کرے اور نہ یہ کہ بعض بیویوں کی جگہ دوسری بیویاں بدلے چاہے تجھے ان کا حسن بھلے۔ بجزان کے جو لونڈی کے طور پر تیرے ہاتھ میں ملکیت میں ہوں) اس پر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سودہؓ، صفیہؓ، جویریہؓ، ام حبیبہؓ، اور میمونہؓ کو ارجاء (الگ) کر دیا اور ان کو اپنی ذات اور اپنے مال سے جو چاہتے دیا کرتے تھے۔ اور جن (بیویوں) کو ساتھ رکھا وہ عائشہؓ، حفصہؓ، زینب بنتِ جحشؓ اور ام سلمہؓ تھیں"۔

ابن حبیب (اور طبری) کی اس روایت میں یہ صراحت نہیں ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کیوں بعض بیویوں سے مفارقت کرنا چاہتے تھے۔؟ اور ارجاء کرنے کا کیا طریقہ تھا؟ لیکن چار سے ایواء کر کے (ساتھ رکھنے) اور پانچ سے ارجاء کر کے الگ رکھنے سے صاف

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

معلوم ہوتا ہے کہ سورہ نساء کے حکم کی کہ زیادہ سے زیادہ چار بیویاں کر سکتے ہو، تعمیل ہو رہی ہے ارجاء کرنے کا مطلب مورخوں اور مفسروں نے جو بتایا ہے وہ یہ ہے کہ ان کے پاس باری باری سے رات تو گزاریں لیکن ان سے قربت (جماع) نہ کریں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم "رحمۃ للعالمین" اور "بالمومنین رؤف الرحیم" تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سوچا کہ حقوق زوجیت کے ایک بڑے جزء، حق مفارقت سے محروم ہونا بیویوں پر گراں گزرے گا۔ اس پر اجتہاد کر کے یہ حل نکالا کہ چند (ا، ب، ج، د) کو ایک مہینہ ساتھ رکھیں اور دوسری (ھ، و، ز، ح) کو دوسرے مہینے وہ موقع عطاء فرمائیں، خدا کو یہ حل پسند نہ آیا اور حکم دیا کہ ارجاء اور ایواء کا انتخاب مدامی ہو۔

مزید یہ کہ اب آئندہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کوئی نیا نکاح بھی نہ فرمائیں اس سے صاف ثابت ہوتا ہے کہ تحدید زوجات کے حکم والی آیت کے نزول کے وقت حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاں وہ ساری بیویاں موجود تھیں۔ جو وفات کے وقت تک آپؐ کے ہاں رہیں اور یہ غلط ہے کہ اس تحدید کے حکم کے وقت آپؐ کے ہاں صرف چار بیویاں تھیں جیسا کہ ص ۱۵ وغیرہ پر ابن احسن اصلاحی صاحب وغیرہ کے حوالے سے نقل کیا ہے وہاں کوئی حوالہ بھی نہیں ہے۔

تحدید تعداد زوجات کا حکم نازل ہوا تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا گھریلو طرزِ عمل حضرت عائشہؓ نے تفصیل سے بیان فرمایا ہے جو صحیح بخاری کی کئی حدیثوں میں ہے (دیکھو (کتاب التفسیر، سورہ احزاب باب ۴، ومابعد) فرماتی ہیں: جب اللہ نے رسول اللہ صلی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بیویوں (میں سے چار) کا انتخاب کرنے کا حکم دیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سب سے پہلے مجھ سے گفتگو فرمائی اور کہا، میں تجھے کچھ کہنا چاہتا ہوں لیکن جواب کی) جلدی نہیں تا آں کہ تو اپنے والدین سے مشورہ نہ کر لے۔ حالانکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم جانتے تھے کہ میرے والدین کبھی مجھے یہ حکم نہ دیں گے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مفارقت کر لوں۔ بی بیؓ فرماتی ہیں کہ اس کے بعد حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا کہ اللہ نے حکم دیا ہے کہ "اے نبی تو اپنی بیویوں سے کہہ (الخ دو آیتیں) اس پر میں نے عرض کیا کہ میں اس میں سے کس چیز کے بارے میں اپنے والدین سے مشورہ کروں؟ میں تو اللہ اور اس کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) اور دارِ آخرت کو چاہتی ہوں" بخاری کے ہاں وہیں

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

باب پنجم میں بھی یہی قصہ ہے جس کے آخر میں مزید یہ الفاظ ہیں : پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ساری بیویوں نے وہی کیا (وہی کہا) جو میں نے کیا (کہا) تھا۔

رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ چاہا کہ چار کا انتخاب ایواد کے لیے خود فرمائیں اور باقی پانچ کو طلاق دے دیں۔ یہ خود ان بیویوں پر چھوڑا اور وعدہ فرمایا کہ جو مفارقت چاہتی ہیں ان کو تاحیات روزگار کا انتظام فرمائیں گے۔ لیکن جب کوئی بھی مفارقت پر آمادہ نہ ہوئی۔ اور کون مسلمان عورت چاہے گی کہ زوجہ نبی کے شرف سے دستبردار ہو، تو مجبور ہو کر اللہ سے رجوع فرمایا۔ اللہ نے اجازت دی کہ ساری بیویوں کو زوجیت میں باقی رکھو لیکن مقاربت صرف چار سے کر سکو گے، تفسیر طبری میں سورہ احزاب میں متعدد حوالوں سے یہی تفصیلیں ہیں اور صراحت ہے کہ ارجاء کے معنی ہیں طلاق دیئے بغیر ان سے قربت کو بند کر دیں۔

مجھ ناچیز نے کوئی بہتر اصطلاح ذہن میں نہ آنے سے عربی مضمون میں پانچ الگ رکھی جانے والی بیویوں کو "اعزازی بیوی" کا نام دیا ہے کہ وہ بیویاں تو رہیں لیکن ان سے مقاربت اور جماع نہیں ہوتا تھا۔ اس لیے وفات تک ان کی باریاں تو مقرر تھیں۔ اور مرض الموت میں سب کی اجازت سے حضرت عائشہؓ کے کمرے میں رہے غرض رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چار بیویوں سے معتاد تعلقات زناشوی باقی رکھے اور پانچ کو الگ رکھا وہ حبالۂ نکاح میں تو رہیں لیکن سارے حقوق زوجیت کے ساتھ نہیں شروع میں وقتاً فوقتاً ان کو حق مقاربت ملتا رہا۔ بعد میں اللہ نے اس سے بھی روک دیا۔ اس طرح رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سورہ نساء کے حکم "مثنٰی وثلاث ورباع"، کی خلاف ورزی سے پیغمبرانہ انداز سے بچے رہے۔ واللہ اعلم۔

بقیہ: مولانا حسین مدنی

رکھا تھا، اور جس کے خرمنِ فضل وکمال سے خوشہ چینی کرنے میں طالبانِ علم نبوت نے ہمیشہ فخر محسوس کیا ہے۔

حضرت مولانا مدنیؒ کے تفصیلی حالات کے لیے خود ان کی خودنوشت سوانح نقشِ حیات الجمعیۃ کا شیخ الاسلام نمبر، اور انفاسِ قدسیہ مصنفہ مفتی عزیز الرحمٰن بجنوری رحمۃ اللہ علیہ سے مراجعت کی جائے۔

© rasailojaraid.com